نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۱۸ جون ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - عہ ۱۱/
ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک - عہ ۱۲/
" دو کاپیونسے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی - عہ ۱۲/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

شمعون پطرس نے اُسے جواب دیا کہ ای خداوند ہم کسکے پاس جائیں ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں - اور ہم تو ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہی" یوحنا ۶ - ۶۸ و ۶۹ - دریائے طبریاس کے پار جبکہ ایک بڑی بھیڑ خداوند کے اعجازی کاموں کی شہرت سنکر اُسکی تعلیم سننے اور اُسکی کراماتوں کو دیکھنے کے لئے فراہم ہوگئی تھی - تو لوگوں کو بحالت گرسنگی دیکھکر خداوند کو اُنپر رحم آیا - اور پانچ روٹیوں اور دو چھوٹی مچھلیوں کو برکت دیکے تخمیناً پانچ ہزار آدمیوں کو سیر کر دیا تھا - پس بہت سے لوگ جو صرف شکم بندہ تھے یہہ جانکر کہ مسیح کی پیروی میں بلا مشقت روٹی ہمیں ہمیشہ ملتی رہیگی - اُسکو اپنا بادشاہ اور اُستاد بنانے اور اُسکے محکوم و شاگرد ہونے پر مستعد و آمادہ ہوگئے ۔

لیکن خداوند نے اُنکے مطلب و مقصد سے واقف ہو کر جب اُنہیں یہہ نصیحت کی کہ تم فانی خوراک کے لئے نہیں - بلکہ اُس کھانے کے لئے زیادہ تر محنت و فکر کرو جو ہمیشہ کی زندگی بخشتا اور ابد تک ٹھہرتا ہی - اور وہ خوراک تمہیں ابن آدم کی کفارہ آمیز موت سے اور اُسکے پاک جسم کی قربانی سے صرف حاصل ہو سکتی ہی اسی لئے اُسنے صاف طور پر کہا کہ "میں وہ زندہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتری - اگر کوئی شخص اس روٹی کو کھائے تو ابد تک جیتا رہیگا - اور روٹی جو میں دونگا میرا گوشت ہی جو میں جہاں کی زندگی کے لئے دونگا - میرا گوشت فی الحقیقت کھانے اور میرا لہو فی الحقیقت پینے کی چیز ہی" مگر شکم پرست اشخاص ان باتوں کا مطلب نہ سمجھے - اور نہ آج کل ایسے لوگوں کی سمجھ میں یہہ بات آتی ہی - اور جیسا اُسوقت بہت لوگ ان باتوں کو سخت کلام جانکر بولے - کہ "کون ان باتوں کو سُن سکتا ہی" اور اُسکی پیروی کو بے سود جانکر اُلٹے پھر گئے - ویسا ہر زمانہ میں ہوتا رہا - اور اب بھی اکثر ہوتا ہی - کیونکہ نفسانی آدمی دنیوی و جسمانی چیزوں کو روحانی و غیر فانی چیزوں سے زیادہ پسند کرتے - اور اگر دنیوی و جسمانی اشیا کے حاصل ہونے میں مسیح سے اُنہیں کوئی صورت نظر نہ آوے - اگرچہ وہ سب کچھ سخاوت کے ساتھ دیتا ہی ، تو وہ فوراً اُسکو چھوڑکر طریق ہلاکت میں چلنے کو پسند کرتے ہیں : لیکن جو ابدی زندگی کے طالب صادق ہیں اور فانی و دنیوی چیزوں پر زیادہ و دلدادہ نہیں ہیں - وہ بہر حال پطرس کے ہمزبان ہو کر کہینگے کہ " ای خداوند ہم کس کے پاس جائیں ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں " کون ایسے بدبخت لوگوں کی بُری حالت کا اندازہ کر سکتا ہی ؟ مسیحی شاعر نے درست کہا ہی : ؎

تیرے در بخشش سے جو محروم چلا جائے
شامت ہی اُسکی نہیں تقصیر کسی کی

فی الحقیقت ایسے لوگ نہ اودھر کے رہتے نہ اُودھر کے۔ اور اپنی غم آلودہ و پُر افسوس زندگی دلی بے آرامی و ندامت کے ساتھ بسر کر کے۔ موت کے وقت عمیق دبید یاس و ہراس میں اِس دنیا سے گذر جاتے اور ابدی ہلاکت میں پڑ کے جہنم کو آباد کرتے ہیں۔ جہاں کی آگ کبھی نہیں بجھتی اور کیڑا کبھی نہیں مرتا ہے *

اِس قسم کے بدبخت لوگوں میں سے ایک شخص کا حال ابھی ہم نے سنا ہے جسکی نسبت اخبار عام مطبوعہ ۵ جون میں بحوالہ ٹریبیون ایک طویل آرٹیکل بعنوان "عیسائی کا پھر ہندو ہو جانا" شائع ہوا ہے۔ اِس شخص کا نام تلسی داس یا عبد المسیح۔ مقیم ڈیرہ غازیخان ہے جو قریب دس برس ہوئے عیسائی ہو گیا تھا۔ اور اب پھر ہندوؤں میں آ ملا ہے۔ گنگا پر جا کے پرایشچت کر کے اُسنے وہاں کے پنڈتوں سے شدہ (پاک) ہونے کا ضروری سرٹیفکٹ حاصل کیا۔ اور پھر ڈیرہ غازیخان میں واپس آیا۔ اور وہاں کے برہمنوں سے درخواست کی کہ اُسکو برادری میں شامل کیا جائے:۔ لیکن وہاں کے لوگوں نے منظور نہ کیا۔ بلکہ برعکس اسکے پرانے فیشن کے لوگوں نے ایک بڑا جوش اُسکے خلاف پیدا کر دیا۔ لہذا تلسی داس نے آریہ سماج سے مدد مانگی جنے کھلے بندوں اسے شامل کر لیا *

اخبار عام کا خیال اِس شخص کو ہندو بنانے کے خلاف ہے۔ اور جو کچھ ہندو مذہب کے قیود و قوانین کی نسبت ایسے معاملات میں اُسنے لکھا وہ بالکل درست ہے۔ ہم اخبار مذکور کے کل بیان کو لکھنا نہیں چاہتے۔ مگر اُسکے چند فقرات کا انتخاب کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ تاکہ ہندوؤں کے مذہب کی صورت اور ایسے اشخاص کی قابل افسوس حالت ناظرین کے ذہن نشین ہو سکے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "اب اتنے عرصہ کے بعد پھر ہندوؤں میں شمار ہونے کو آپ کے دہان میں پانی بھر آیا اور پرایشچت کی ٹھہرائی۔ جس پنڈت نے ایسے عیسائی کو بعد میں ہندو ہونے کی اجازت دی اور جو سہا لکالی ہے بالکل خلاف دھرم شاستر کارروائی کی ہے اور کوئی پکا ہندو اُسکے فتوے کو راست قبول نہیں کر سکتا اب کوئی پرایشچت ہندو دھرم شاستروں میں نہیں ہے:۔ نئے فیشن کے لوگ مصلحت وقت کے خیال سے ایسے لوگوں کو پھر شامل کر لینا موجب ترقی قوم سمجھیں۔ لیکن اولڈ فیشن کے لوگ یعنی پرانے فیشن والوں کے باپ دادا کسی سایہ دار درخت کی حفاظت کے لئے اُسکے کسی بیٹے یا ٹہنی کو کاٹ کر پھینکدینا اِس سے بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسی شاخیں جنکو گھن یا کیڑا لگا ہوا ہے اور جنکی بوسیدگی سایہ دار درخت کو نقصان پہنچاوے گی پھر اُسمیں پیوند کی جائیں۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ گنگا جی کے پنڈتوں کا فرمان خدائی ہے جو ایک پاپی کو قلم کے دو حرفوں سے پوتر (پاک) کر سکتا ہے؟ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ہردوار کے پنڈت کے پاس چٹھی* لیجا کر اسکی ہدایت میں سرمنڈوا کر آپ کے سب پاپ دھوئے گئے؟ آپ کے اس رویہ سے کئی خطرناک مثالیں ہندو مذہب کے لئے "اولڈ فیشن" والوں کے نزدیک پیدا ہونگی:۔ ہم کبھی خیال نہیں کر سکتے کہ پنڈت تلسی رام جی نے کونسے وجوہات سے اور کون سے دھرم شاستر سے ایک ایسے ہندو کے شدہ ہونے کی بیوستھا (فتویٰ) دی ہے۔ جو دس پندرہ برس کھلم کھلا عیسائیوں میں شامل رہا۔ مکروہ کھانا کھایا۔ ہندوؤں اور اُنکے پنڈتوں کو گالیاں دیں۔ اور اب پھر سب کچھ کر کے ہندوؤں میں جنہیں جو اور غلام بتلایا جاتا ہے شامل کرنیکی ناجائز کوشش کی جاتی ہے:۔ تعجب کی بات ہے کہ بقول عام "نیو فیشن والے" یعنی آریہ و دیانندی گنگا میں کسی پاپی کو شدہ کرنیکی طاقت کے ہرگز معتقد نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ انکا دستور العمل مصلحت وقت اور حکمت عملی پر ابتدا سے رہا ہے کسی ایسے شخص کو شدہ ہونے کے لئے پھر بھی گنگا میں اشنان کرنے اور وہاں کے پنڈتوں سے جنہیں وہ پوپ کا خطاب حقارتاً دیتے ہیں ہندوؤں میں گھسیڑنیکے خیال سے سرٹیفکٹ حاصل کرنیکی ترغیب دیتے ہیں:۔ کیا یہہ دیانت کی بات ہے؟ ہرگز نہیں:۔ ہم اخبار عام کے ہمرائے ہو کر بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ ایسے کچھ چل لٹوؤں کے شامل کرنے سے ہندو سوسائٹی۔ اور نہ دیانندی فرقہ کی ترقی و سرسبزی ظاہر و ثابت ہوگی۔ بلکہ یہہ ایک منجملہ دیگر بواعث و وجوہات کے اُنکے تنزل و ادبار کا صریح نشان ہے۔ ہم اس مضمون پر زیادہ لکھنا چاہتے لیکن فی الحال اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں *

* یہہ چٹھی ہردوار کے ایک پنڈت تلسی رام نامی نے اُسکو دی تھی *

ہندوستانی اُردو خوان مسیحیوں خصوصاً

شائقین شعر و سخن کے لئے یہہ امر نہایت طمانیت و مسرت بخش ہوگا۔ کہ اُنکے درمیان ایسے اولوالعزم اور قدردان مسیحی بھی موجود ہیں۔ جو اپنی شہرت کا مطلق خیال نہ رکھ کے اپنے ہمجنس مسیحی مصنفوں اور مولفوں کو مالی و اعمالی امداد دیکر انکی ہمت و حوصلہ کو بڑھاتے۔ اور یوں اپنے نجات دہندہ کے جلالی کلام اور نام کو اس ملک میں شہرت دینا اپنا مقصد عظیم سمجھتے ہیں اور یہہ ہی سبب ہے کہ مسیحی اہل تصانیف جو خون جگر کھا کے اور اپنی دماغی و روحانی طاقت و لیاقت صرف کر کے دین مسیحی کی خوبیوں اور تعلیموں پر کوئی نظم و نثر کتاب یا رسالہ لکھتے۔ اور بصد تردد اُسکی اشاعت کا انتظام کرتے۔ لیکن ناظرین و شائقین کی عدم توجہی اور بے پروائی کو بافسوس دیکھتے ہیں۔ تاہم مایوس اور بیدل نہیں ہو جاتے:۔ جسوقت مولوی صفدر علی صاحب کے خلاصہ مضامین اور گلدستہ سفیر کے چھپوانے کا ارادہ پیش نہاد خاطر تھا ہمارا خیال تھا کہ اُنکے پانچ پانچ سو کاپیاں جو چھپوانے کا بندوبست ہوا ہے بہت ہی قلیل التعداد ہے۔ اور یہہ دونوں مفید و دلچسپ اور کم قیمت رسالے ہاتھوں ہاتھ جلد فروخت ہو جائینگے۔ تو عجب نہیں کہ پھر عنقریب ہی اُنکی طبع ثانی کے لئے فکر کرنا پڑے۔ مگر معاملہ برعکس نکلا۔ خلاصہ مضامین کی تو کاپیاں بہت ہی کم فروخت ہوئیں۔ اور آخر کو مولوی صاحب موصوف نے بنظر افادہ عوام مسیحیان اشتہار دیا کہ رسالہ مذکور صرف آدھ آنہ محصول بھیجنے پر منگانیوالوں کو مفت بھیجدیا جائیگا۔ لیکن جب شوق

ہی نہ ہو تو کون آدھ آنہ بھیجے اور کون اس مفید رسالہ کو منگا کے پڑھے ۔۔ گلدستۂ سفیر کی ابتہ قریب ڈھائی سو کاپیاں فروخت ہو گئیں ۔ اور باقی اسوقت تک مطبع ہذا میں موجود ہیں ۔۔ جنکے لئے ایک دیندار دیسی مسیحی صاحب نے تیس روپیہ نقد بھیجا ۔ جنکے مصارف کو جو بذمہ مصنف مطبع ہذا کا گویا قرض تھا بھر دیا ۔ اور اسکی طبع ثانی کی راہ کو کھولدیا ہی ۔ جسکے ہمراہ اتفاقات جنہیں ہمارے لایق و فایق مسیحی نوجوان موہن لال صاحب خلف الصدق مسٹر لبا رام صاحب ہیڈ ماسٹر قسری نے لکھا ہی ۔ جسمیں مصنف کی مختصر سوانح عمری اور کیفیت بازگشت بھی لکھی گئی ہی شایع کرنیکا ارادہ ہی ۔۔ طبع ثانی میں وہ سب سہو کاتب وغیرہ جو بعض صاحبوں کی شکایت کا باعث ہوئے درست ہو کے چند غزلیں وغیرہ جو بعد اشاعت طبع اول تصنیف ہوئیں یا اسوقت تک ہونگی سب شامل کیجائینگی ۔ ہم اپنے مسیحی عنایت فرماکے جنہوں نے گلدستۂ سفیر کی جانب یوں دست مدد دراز کیا تہ دل سے شکرگذار ہیں اور ہماری دعا ہی کہ خداوند مسیح انہیں زیادہ برکت و توفیق عطا کرے تاکہ اُسکی بادشاہت کو اس تیرہ و تاریک ہندوستان میں پھیلانے کے لئے وہ ہر ایک مسیحی کام میں ہمیشہ مستعد و سرگرم رہیں +

مسیحی معجزات کے بیان میں

بعض لوگ ایسے ہیں جو انجیلی معجزوں کے بیان کو کم قدر لحاظ کرتے ہیں ۔۔ وے خیال کرتے ہیں کہ ہم اُسکو بالکل رد کرسکتے اور تو بھی مسیحیت میں مضبوط رہ سکتے ہیں ۔۔ ہم کو ضرور نہیں کہ کسی طویل مباحثہ میں داخل ہوں ۔ تاکہ ظاہر کریں کہ یہہ امر غیر ممکن ہی ۔ معجزات مسیحی مذہب کی اصلی ریڑھ ہیں اور کُل یا کُل کے قریب جو اُسکو دوسرے مذہبوں سے ممتاز کرتا ہی اسی بات سے متعلق ہی ۔۔ مسیح خود مسیحیت ہی ۔ اور اُس کا مجسم ہونا اُسکی ذات اُسکی زندگی ۔ جی اُٹھنا ۔ اور آسمان پر صعود کرنا یہ سب باتیں نہایت فوق الخلقت اور اعجازی ہیں ۔ پس اُس کے مطابق جو شخص مسیحیت میں سے سب فوق الخلقت باتوں کو ترک کرتا ہی ۔ وہ ضرور مسیح کو بھی ترک کریگا ۔۔ بہر حال وہ مسیح کو ایک محض انسان تصور کرسکتا ہی جو اَور آدمیوں کی مانند زندہ رہا اور مر گیا ۔ جسکے جسم نے سڑن دیکھی ۔ اور جسکی خاک مُدت ہوئی کہ ہوا میں اُڑ گئی ۔۔ اس صورت میں نہ تمام فوق الخلقت حقیقتیں جاتی رہتی ہیں لیکن تمام فوق الخلقت تعلیمیں بھی جو ماجروں سے معتبر ثابت کی گئی تھیں جیسے کہ ہمارے خداوند کی سچی الوہیت اور کفارہ ۔ ایمان سے راستباز ٹھہرنا ۔ قیامت عدالت ۔ اور ابدیت تمام جاتی رہتی ہیں ۔ اور صرف تھوڑا سا اخلاق میں سے معہ چند تعلیمات طبعی مذہب کے باقی رہ جاتا ہی ۔ اور وہ بھی بغیر کسی اعلیٰ ترین دلیل اور ثبوت کے ہی ۔۔ وہ شخص جو مسیحیت کی اُن سب فوق الخلقت باتوں کو ترک کرتا اور تو بھی اپنے تئیں کہلاتا ہی کہ میں انجیلی معنی میں یا کسی حقیقی صحیح معنی میں ایک مسیحی ہوں ۔ صرف اپنے کو فریب دیتا ہی +

اَور اشخاص ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ مسیحیت میں معجزہ ایک اصلی جز ہی ۔ لیکن اس بات کو بھی دین کے قبول کرنے میں وے ایک نہایت بڑی روک معلوم کرتے ہیں ۔۔ مسٹر ہیو ڈو ہارلڈ کہتا ہی کہ معجزات بہت دیندار شخصوں کے گلے میں جو مذہب پر یقین رکھتے لیکن پانی کے انگوری شراب بن جانے ۔ یا ایک جسم کے جی اُٹھنے پر یقین نہیں کرتے ۔ حلق کے کانٹے کی مانند لٹکتے ہیں ۔۔ بیڈن پاول کہتا ہی کہ ” اگر معجزات اگلے زمانہ کی رائے میں مسیحیت کو سہارنے کے لئے خاص ستون تھے ۔ تو زمانہ حال میں اسکے قبول کرنے کے لئے وے اُسکی خاص مشکلات اور رکاوٹوں میں سے ہیں “ ۔۔ بلاشک اُن لوگوں کے نزدیک جنہوں نے یہہ ٹھہرا لیا ہی کہ ہم کسی فوق العادت یا فوق الخلقت فعل پر ایمان نہ لاوینگے ۔ اور مذہب طبعی کے سوا اور کسی مذہب کو نہ مانینگے ۔ معجزات ایسے ہی ہیں ۔۔ لیکن جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا ہی معجزات مسیحیت کی اصلی جان اور ماہیت ۔ اور اس کا جلال اور طاقت ہیں ۔ اور بغیر اُن کے مسیحیت کی خواہش کرنا ایک ایسی آگ کی خواہش کرنا ہی جسمیں جلانیکی طاقت نہ ہو ۔ یا ایک مادہ کی جس میں پھیلاؤ یا جھکاؤ نہ ہو ۔ یا قوت برقی جسمیں جنبش دینے کی قوت نہ ہو یا ایک روح کی جسمیں آزاد مرضی نہ ہو +

الہام ایک فوق الخلقت بات ہی ۔ اور اس کا بمشکل انکار ہوسکتا ہی کہ الہام ایک دل خواہ شی ہی ۔ اور اس کا منتظر ہونا نامعقول بات نہیں ہی ۔۔ ایک ایسی دنیا میں جسمیں غیر فانی آدمی گناہ میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ اور اُن خرابیوں کے جو اس عالم میں گناہ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ۔ اور عالم عقبیٰ میں اُس عذاب کے جو بالامکان گناہ کا نتیجہ ہی سزاوار ہیں ۔ جسمیں تمام زمانوں میں سرگرم روحوں نے گہری اور سنسان تاریکی میں بڑی جگر سوزی سے جھانک کر بدل خواہش اور کوشش کی ۔ اور روشنی اور ظہور نور کے لئے چلائے ہیں ۔ ایک ایسی دنیا میں جسمیں موت سلطنت کرتی ہی ۔ اور لوگ جو نہیں اسکے خوفناک سایہ کو اپنے اوپر پڑتے ہوئے پھیلتا ہوا معلوم کرتے ۔ یہہ جاننے کے لئے کہ کیا کوئی عالم عقبیٰ کوئی بہشت یا دوزخ یا دونوں ہونگے ۔ ایک ہیبت ناک اندیشہ سے بھر جاتے ہیں ۔ ایک دنیا میں جہاں انسان حالت شک میں ہیں ۔ کہ گمشدگان کے لئے کوئی سبیل نجات ہی یا نہیں ۔ اور اگر ہی تو وہ کیونکر حاصل ہوتی ہی ۔ اور اس بات میں کیا خلاف قیاس کے ۔ اور خیال خلاف خیال کے ۔ قاعدہ خلاف قاعدہ کے اوٹتا ہی ۔ یقیناً کوئی انکار نہیں کرسکتا ہی کہ ایسی حالت میں ایک تحقیق الہام ایسی چیز ہی جو از حد مطلوب ہی ۔۔ اُن لوگوں کے نزدیک جو ایک زندہ خدا پر ایمان لاتے ہیں ۔ یہہ بات غیر ممکن نہیں معلوم ہوتی ہی ۔۔ اُنہیں جو خدا کی نسبت یہہ خیال رکھتے ہیں کہ خدا ایک اصلی ہستی ہی جو پدرانہ خوبی و محبت رکھتا ہی ۔ یہہ امر خلاف قیاس نہیں ۔ بلکہ نہایت قریب العقل معلوم ہوگا ۔ کہ وہ اپنے فرزندوں پر اُس سچائی کو ظاہر کرے جسکے لئے وے اسقدر عمیق ضرورت رکھتے اور اسقدر سرگرمی سے چلاتے ۔ اور جس کا جاننا اُن

کے لئے مقدم ضرورت ہی - اور جس کو جیسا کہ تمام تواریخ سے ثابت ہوتا ہی - وے اپنے واسطے یقین کے معقول درجہ تک دریافت نہیں کر سکتے ہیں +

لیکن جب ہم ایسے الہام کی نسبت خیال کرتے ہیں - تو فوراً یہہ سوال پیدا ہوتا ہی - کہ وہ کیونکر فی الحقیقت آسمانی الہام ثابت ہو سکتا ہی ؟ کیونکر معلوم ہو سکتا ہی کہ پیغمبر خدا کی طرف سے معتبر اور مستند رسول ہی ؟ ان باتوں کا صاف جواب یہہ ہی کہ وہ خاصکر معجزہ سے ثابت ہوگا :: اسمیں شک نہیں کہ پیغمبر کا اخلاقی چلن درست ہو نا ضرور ہی - لیکن یہہ بجود کافی ثبوت نہیں ہی - کیونکہ بہت لوگ بہترین اشخاص ہوئے ہیں - مگر اُنہوں نے اُس صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے - جو انسانی عقل کی دسترس سے باہر ہی خدا کی طرف سے اختیار نہیں پایا :: اس لئے ہم کہتے ہیں کہ الٰہی پیغامبر کی اسناد ضرور معجزات ہونے چاہئیں + (باقی آیندہ)

مُراسلات

کرسچن ایجوکیشن

ہمارے مسیحی بھائی بخوبی آگاہ ہونگے کہ آج کل مسیحی نوجوانوں کی تعلیم کے بارے میں بہت کچھ چرچہ ہو رہا ہی جس تحریک کے بانی ہمارے مہربان جناب مولوی صفدر علی صاحب ہیں - اس کے متعلق کئی ایک مضامین اخبار نور افشاں میں بھی شایع ہو چکے ہیں - چنانچہ ایک مضمون مطبوعہ ۲۱ مئی ۱۸۹۱ء صیغہ مراسلات میں بعنوان " ہماری تعلیم " شایع ہوا ہی - اگرچہ راقم مضمون نے اپنا نام صاف نہیں دیا لیکن غالباً یہہ منشی رحمت مسیح صاحب سے لکھا گیا ہی - نفس مضمون پر تو کمترین اسوقت کچھ لکھنا نہیں چاہتا لیکن کئی ایک باتیں اس مضمون میں ایسی تھیں کہ جن خیالات کے ساتھ نہ فدوی اور نہ کوئی مسیحی متفق ہوگا - لہذا احقر نے مناسب جانا کہ اپنے بھائی صاحب کی رائے کے برخلاف بقول ع کہ حق گفتہ بحق نشاید نہفت - کچھ تحریر کروں +

قولہ قریب آٹھ دس برس کا عرصہ گذرتا ہی کہ ایک ولایتی مشنری صاحب سے میں نے عرض کی کہ آپ اسقدر روپیہ جو مشن سکولوں میں خرچ کرتے ہیں اگر اسکا نصف بھی عیسائی بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے واسطے خرچ کریں تو دیکھیں کہ کسقدر فایدہ ہوتا ہی - جواب میں فرمایا کہ " ہمارا روپیہ عیسائیوں کے واسطے نہیں یہہ صرف غیر اقوام کی تعلیم کے واسطے ہی " یہہ جواب سنکر اپنا سا منہہ لیکر رہ گیا +

اقول ضرور آپکو کوئی ایسا پادری صاحب ملا ہوگا کہ جسکے ساتھ آپکی ایسی گفتگو ہوئی لیکن دیکھنے میں تو اس کے برعکس آتا ہی - دیکھئے کہ مختلف مشن سوسائیٹیوں کیطرف سے کتنے اسکول عیسائی لڑکوں کے لئے موجود ہیں - مثلاً انبالہ - لودیانہ - آگرہ - لکھنؤ - سیالکوٹ اور کلکتہ وغیرہ وغیرہ اور انکے علاوہ آرفن اسکول بھی بہت موجود ہیں پادری صاحبان نے مسیحی لڑکوں کی تعلیم کے واسطے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا - اور علاوہ ازیں جتنے مدرسے کہ مشن سوسائیٹیوں کیطرف سے غیر اقوام کے واسطے جاری ہیں کیا انمیں مسیحی لڑکوں کو جاکر تعلیم حاصل کرنے کی کچھ ممانعت ہی ؟ بلکہ عیسائی لڑکوں کے لئے تو خاص خاص رعایت بھی مشن سکولوں میں رکھی گئی ہی - ہاں یوں کہئے کہ عیسائی بھائیوں کو اپنے بال بچوں کے تعلیم دلانے کا شوق کم ہی - اور لڑکے بھی کچھ محنت تعلیم میں نہیں کرتے تو پھر اس کا علاج کیا کیا جاوے ؟ مگر کوئی قصور ہمارے مہربان پادری صاحبان کا نہیں بر اسمیں سراسر ہمارا اپنا قصور ہی - اور یہہ شکایت بیجا ہی +

قولہ سرکار کو ہمارا کچھ خیال بھی نہیں جسقدر ہندو مسلمانوں کی تعلیم کیطرف گورنمنٹ کی توجہ ہی عیسائیوں کا نام بھی نہیں +

اقول یہہ امر روشن ہی کہ گورنمنٹ اپنی رعیت میں بدوں لحاظ مذہب اور ذات کے سب کو یکساں سمجھتی ہی ہندو مسلمانوں کیواسطے کسی قسم کی سختی نہیں اور عیسائیوں کے لئے کوئی خاص رعایت نہیں - ایک نظر سے گورنمنٹ سب کو دیکھتی ہی - اور چاہئے بھی - کیونکہ امن کے قایم رکھنے کیواسطے یہہ بات ضرور ہی - گورنمنٹ کے تعلیمی انتظام میں سب کو یکساں حق ہی خواہ ہندو ہو یا مسلمان خواہ عیسائی ہو سب کی تعلیم کے واسطے گورنمنٹ کے مدارس کھلے ہیں - لیکن محنت شرط ہی جو محنت کرے تعلیم حاصل کرے - اگر کوئی خاص رعایت کسی فریق کے ساتھ گورنمنٹ کرے تو یہہ گورنمنٹ کا اختیاری امر ہی - لیکن کوئی فریق گورنمنٹ کو اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتا - ہر ایک شخص اپنی اور اپنی قوم کی بہتری چاہتا ہی - فدوی بھی خواہاں ہی کہ گورنمنٹ مہربان ہو کر خاص خاص رعایتیں مسیحیوں کے لئے کرے کیونکہ ہندو مسلمانوں کی نسبت اس ملک میں عیسائی شمار میں کم ہیں مگر یہہ کہنا کہ ہندو اور مسلمانوں کی تعلیم کیطرف گورنمنٹ کی توجہ ہی - عیسائیوں کا نام بھی نہیں درست نہیں معلوم ہوتا +

قولہ وظایف ہیں تو ہندو مسلمانوں کے واسطے عیسائیوں کے لئے کہاں +

اقول گورنمنٹ جو وظایف دیتی ہی وہ بموجب نمبروں کے دیتی ہی جبکہ عیسائیوں کو اعلیٰ تعلیم کا شوق ہی کم ہی اور مشکل سے اعلیٰ تعلیم تک پہنچتے ہیں تو پھر وظایف کون لے - اور گورنمنٹ کن کو دے - اُنہیں کو دیگی جو اپنے آپ کو اسکے لایق بناوینگے - پھر شکایت ہی کیا ہی +

قولہ جاگیریں ہیں تو ہندو مسلمانوں کے واسطے مسیحیوں کے کسی معبد کے ساتھ کنال زمین بھی نہ ہوگی +

اقول دو طرح سے جاگیریں لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں

اول جو لوگ کہ قدیم وقت سے یعنی قبل از حکومت انگلشیا سے جاگیردار تھے وہ اور اُنکی اولاد ابتک جاگیریں رکھتے ہیں دوئم اُن لوگوں کو بھی گورنمنٹ جاگیریں دیتی ہے جو بڑی بڑی عمدہ خدمات کر کے مشہور ہوتے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی ایسے ہوں تو انکو اسطرح سے جاگیریں مل سکتی ہیں۔ اور اگر نہ ہوں تو جاگیریں ملنے کی اور کونسی صورت ہے۔ مسیحیوں کے کسی معبد کے ساتھ کنال زمین کے نہ ہونیکا ذکر جو کیا ہے۔ اُسکی بابت صرف یہہ کہنا کافی ہے کہ گورنمنٹ نے نہ کسی ہندو کو کسی شوالے یا ٹھاکر دوارے کیواسطے۔ اور نہ کسی مسلمان کو کسی مسجد کے واسطے کوئی قطعہ دیا ہے اور اسیطرح کسی گرجا کے واسطے بھی ایسا نہیں کیا۔ لیکن جو زمین کہ اب شوالوں اور مسجدوں کے متعلق ہیں وہ قدیم سے چلی آئیں۔ گورنمنٹ نے اُنکو چھینا نہیں کیونکہ بادشاہان سلف اپنی اپنی مذہبی جگہوں کے واسطے زمین عطا کر دیتے تھے۔ اس لئے وہ زمینیں تاہنوز اُسیطرح برقائم رہیں ✤

قولہ اب ایک اور روک سُن لیجئے۔ ہم مسیحی جو مشن کے ملازم ہیں۔ رسّی سے بندھے ہوئے ہیں۔ مینخ کے چاروں طرف پھر سکتے ہیں۔ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ یہاں تک کہ آزادگی سے اپنے خیالات بھی ظاہر نہیں کر سکتے۔ بعض تو ہم میں سے سخت مجبوری کی حالت میں ہیں۔ الخ

اقول ہمارے بھائی کا یہہ خیال بالکل غلط ہے۔ مشن کے ملازم اس طرح کے غلام اور قید میں نہیں جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں۔ یہہ تو ناحق مشن کو بدنام کرنا ہے۔ اور یہہ ایسی بات ہے۔ جیسا کسی نے کہا ہے۔ ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

اس غلط خیال سے دو طرح کا نقصان ہے۔ اول ہمارے مہربان پادری صاحبان کی دل شکنی کا سبب ہے۔ حالانکہ اُنکے ذریعہ سے ہمکو روحانی اور جسمانی فوائد پہنچ رہے ہیں اور وہ ہماری خاطر ہر طرح کی تکلیفات گوارا کرتے ہیں۔ اس پر ہماری یہہ شکرگذاری کہ ہم اُنکو "قید کرنیوالے" اور "غلام بنانیوالے" کا خطاب دیں۔ اور دوئم کہ اور لوگوں کے دلوں میں پادری صاحبان کی طرف سے ایسے خیالات کا پیدا کرنا ایک بڑا نقصان کریگا جسکا بیان یہاں ضرور نہیں۔ پادری صاحبان ہماری ترقی اور آگے بڑھنے کے مانع نہیں لیکن ہم میں خود ہمت آگے بڑھنے اور کچھ بن جانے کی نہیں۔ ہماری تو ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا کی مثال ہو رہی ہے۔ اپنی کم ہمتی اور کم حوصلگی پر جتنا افسوس کریں اور روئیں اُتنا تھوڑا ہے۔ پر اپنی ناکامیابی اور شکستگی کے وقت دوسروں پر طعن توڑنا درست نہیں ✤

قولہ علاوہ اسکے ملازمان مشن کی آمدنی بس اُسیقدر ہے جس سے بمشکل مایحتاج پورے ہوتے ہیں تو بھلا اس صورت میں کیا کر سکتے ہیں۔ سچ ہے کہ کچھ نہیں کر سکتے ✤

اقول ہماری قوم کی مشکلات دیگر اقوام سے نرالی نہیں مگر ہم مسیحیوں نے ان مشکلات کو از حد بڑھا لیا ہے۔ تو بس قصور کس کا؟ ایک ہندو یا مسلمان اپنی تھوڑی سی آمدنی میں سے کفایت کر کے کچھ کم و بیش بچا رکھتا ہے مگر ایک عیسائی معقول تنخواہ ہی کیوں نہ پاتا ہو تو بھی کچھ نہ کچھ قرضدار ہی ہوگا۔ اس کا سبب فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے۔✤ مشن میں تمام ہی اشخاص کی آمدنی تو اسقدر قلیل نہیں کہ وہ ایسے تنگ ہیں جیسا کہ آپ خیال کرتے ہیں۔ ہاں اگر اپنے چلن سے خود تنگ ہو جاویں تو اس کا کچھ چارہ نہیں اگر انصافاً کہا جاوے تو یہہ کہنا حق ہے کہ مسیحی علم کے شائق نہیں۔ اور شوق سے تحصیل علم کیطرف متوجہ نہیں ہوتے بعض مسیحی خاندانوں میں ایسے نوجوان علم سے بے بہرہ رہگئے ہیں کہ جنکو سامان اور وسایل مہیا تھے مگر یہ باعث سُستی اور کاہلی کے ناخواندہ رہگئے۔ جو صورت آپ بیان کرتے ہیں وہ بھی کسی قدر ہو لیکن سُستی اصل صورت ہے جس سے کچھ بن نہیں پڑتا ✤

قولہ مشنری صاحبان اگر ذرا بھی توجہ ادھر مبذول فرما دیں تو بھلا ہو جائے۔ اسقدر مشن اسکول ہیں انسے کیا فایدہ۔ اگر انکے بجائے دو چار بورڈنگ اسکول بنائے جائیں۔ اور غریب مسیحی بچوں کو قدرے وظیفہ دیا جایا کرے۔ تو کیا کمی ہے۔ چند برسوں میں جابجا مسیحی تعلیم یافتہ پھرتے نظر آئینگے۔ جب پورے طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائینگے۔ تو اُسوقت اپنا بندوبست آپ ہی کرینگے ✤

اقول بعض لوگ مشن سکولوں کو جو غیر اقوام کے واسطے کھولے ہوئے ہیں ناپسند کرتے ہیں۔ اور بیفایدہ بتلاتے اور مطلق توڑ دینے کی صلاح دیتے ہیں۔ اس رائے میں ذرا سختی ہے۔ مشن اسکول بالکل بیفایدہ تو نہیں لیکن بہت مفید بھی ثابت نہیں ہوئے۔ جس کا سبب مسیحی اُستادوں کی کمی ہے۔ اگر مسیحی استادوں سے ابتدا جماعت سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک مشن اسکولوں میں تعلیم دلوائی جاتی تو یقیناً بہت فایدہ نکلتا۔ اور اب بھی اگر ایسا کیا جاوے تو نتیجہ عمدہ نکلے مگر بالکل تعلیم کا یہہ محکمہ توڑ دینے کی صلاح مناسب معلوم نہیں ہوتی۔ مسیحی لڑکے لڑکیوں کے واسطے بہت سے بورڈنگ سکول اب بھی جاری ہیں اور دو چار کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں اگر یوں کہو کہ وظائف✤ دیئے جانے کی تجویز اُن طلبا کے لئے کی جاوے جنکو تعلیم جاری رکھنے میں دقت پیش آتی ہے تو دیگر بات ہے۔ مگر زیادہ بورڈنگ اسکولوں کی تو ضرورت کچھ نظر نہیں آتی۔ اگر موجودہ بورڈنگ اسکولوں میں ہی شمار پورا پورا ہو جاوے وہی غنیمت ہے۔ انمیں ہی ابھی بہت جگہہ خالی ہے۔ الغرض اسکول وغیرہ تو سب کچھ موجود ہیں لیکن محنت اور کوشش کرنیکی طبیعت موجود نہیں۔ اگر ہے تو بہت کم۔ قصور صریحاً ہمارا ہے۔ نہ پادری صاحبان کا نہ بورڈنگ اسکولوں کے نہ ہونیکا اور نہ روپیہ پیسے کے نہ ہونیکا ✤

✤ یہہ الزام کل مسیحیوں کی نسبت صادق نہیں ٹھہر سکتا ✤ ایڈیٹر

✤ وظائف تو اب بھی بکشادہ دلی مستحقین وظائف کو دیئے جاتے ہیں ✤ ایڈیٹر

اُمید کہ میرے معزز بھائی منشی صاحب میری اس خلاف رائے سے ناراض نہ ہونگے بلکہ غور سے سوچینگے ✦

راقم

ایک دیسی خادم الدین

مہتروں میں مسیحیوں کا کام

جب سے کہ آریہ قوم نے اس ملک میں اپنا قدم ڈالا تب سے بیچاری مہتروں کی قوم گری ہوئی ہے اور اسے کوئی اس قسم کا وسیلہ نہیں ملتا جس سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہووے اور نہ آجتک کسی بادشاہی طاقت بازور آور انسانوں نے اسکی دستگیری کی خدا کے فضل اور انسانی ہمدردی کیخاطر اور اُس نیک نمونہ کے سبب جو خداوند یسوع نے اپنے بندوں کو دیا ہے۔ اندنوں بعض مشنری صاحبان نے اس قوم کیطرف اپنا خیال کیا ہے اور ان مشنری صاحبان کی دلی خواہش ہے۔ کہ یہہ قوم دوسری قوموں کیطرح اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاوے۔ ہر ایک انسان کا یہہ فرض ہے کہ اپنے گرے ہوئے بھائیوں کی مدد کرے پر تعلیم یافتہ لوگوں کا فرض زیادہ ہے ہمارا مطلب نور کے فرزندوں کے فرض کی بابت ہے یوں تو تعلیم یافتہ ہونیکو آریہ اور دوسری قومیں بھی اپنے آپ کو مہذب خیال کرتی ہیں۔ پر ہندیوں کے سے کام نہیں کرتے اور نہ اپنے فرائض کو سمجھکر اپنے گرے ہوئے بھائیوں کی مدد کرتی ہیں ✦

اسمیں کچھ شک نہیں کہ جو کام حال میں مشنری صاحبوں نے اپنے ذمہ لیا ہے وہ بہت ہی متبرک کام۔ ہمدردی۔ اور خداترسی کا کام اور بڑا ہی مشکل ہے۔ اس میں طرح طرح کی مشکلات پیدا ہونگی۔ بعض وقت نااُمیدی کا سمندر سامنے موجزن ہوگا اور ایسا مشکل معلوم ہوگا کہ گویا اس کام میں کامیاب ہونا ناممکن ہے ✦

قدرتی طور پر ہر ایک کام میں مشکلات ہوتی ہیں۔ پر یہہ کام بڑا ہی مشکل ہے برسوں میں نہیں پر صدیوں میں ہونیوالا ہے۔ اس لئے مشنری صاحبوں کو اس کام سے ہاتھ اُٹھانا یا بیدل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ حقیقت میں یہہ کام انکا نہیں پر ان کے مالک خداوند کا ہے جسکا کرنیوالا وہ خود ہی ہے ✦

مہتروں کی قوم کی دستگیری میں دو ضرورتیں ہیں اور دونوں میں انکی مدد کرنی چاہئے ✦

اول۔ انکی روحانی بہتری۔ دوئم۔ ان کی دنیاوی ترقی ✦

روحانی تعلیم انکو ضرور ہے۔ بلکہ دوسری قوموں سے زیادہ۔ کیونکہ انکے دماغ بالکل خراب ہیں انکی سمجھ کوتاہ انکے خیالات پشتوں سے بگڑے ہوئے ہیں۔ انکی خواہشیں سب ضایع ہوگئی ہوئی ہیں۔ انکا نفسانی طمع اور دنیاوی خواہشیں بھی موجود ہیں ان سب کا تدارک کرنا چاہئے۔ انکی دنیاوی ضرورتیں جو ہیں وہ فقط تعلیم کے ذریعہ سے پوری ہو جاوینگیں۔ دنیاوی طور پر یہہ قوم کبھی ترقی نہ کریگی جبتک کہ علم انکے نصیب میں نہیں ہوتا ✦

ہمارے خیال میں جیسا صاف راستہ نظر آنا چاہئے ابھی تک اس قوم کی بھلائی کی خاطر نظر نہیں آیا۔ پر تاہم جسطرح پانی اپنا راستہ آپ نکال لیتا ہے اسیطرح انکی حالت سے خود بخود پتہ لگ جاویگا۔ کہ کیا کرنا مناسب ہے۔ اسوقت ہمارے خیال میں یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کو اس گری ہوئی حالت سے نکالدیں۔ اس میں دینی اور دنیاوی ترقی اور بہتری کی طرف خیال کرنا ضروری ہے ✦

دینی ترقی کے واسطے یہہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو بچے ان میں لائق ہوں وہ اچھی طرح سے دینی علوم سکھلائے جائیں۔ پادری ہیمن صاحب نے نارووال میں جو اس قوم کی بہتری کی خاطر ایک سکول کھولا ہے۔ چاہئیکہ مختلف علاقوں سے لڑکے وہاں روانہ کئے جاویں۔ جہاں وے بہت سی برکتیں حاصل کرسکتے ہیں۔ انکی دنیاوی بہتری کے واسطے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انمیں سے جسقدر لوگ دنیا میں ترقی کرسکتے ہیں انکی مدد کی جاوے مثلاً اس قوم کے لوگ ریل کے محکموں میں بھرتی کرائے جاویں۔ پیشہ ور لوگوں میں شامل کئے جاویں۔ دھوبی۔ حجام۔ بہشتی وغیرہ طرح طرح کے پیشے انکو سکھائے جاویں کیونکہ جبتک کہ وے دنیا کے لوگوں کے ساتھ اپنے پیشوں میں نہ مل جاویں کبھی تو ترقی کرسکینگے اور نہ انکے برابر ہو سکینگے ✦

اسوقت خداوند مسیح کی وہ تمثیل جو متی کی انجیل کے ۲۲ باب میں درج ہے کیسی درست نظر آنے لگتی ہے۔ کہ وے قومیں جو اپنے آپ کو بڑا خیال کرتی ہیں اور خداوند کی بادشاہت سے دور رہتی ہیں وقت آویگا کہ وہ پیچھے رہجاوینگی۔ اور بادشاہ کا گھر لنگڑوں اور نالائقوں سے بھر جاویگا۔ پر جنہوں نے بادشاہ کی ضیافت کو نہ قبول کیا وہ باہر رہجاوینگے۔ اور وقت آویگا کہ بادشاہ انکی ذرہ پرواہ نہیں کریگا۔ پھر جو پہلے ہیں پچھلے ہو جاوینگے۔ اور جو پچھلے ہیں پہلے ہو جاوینگے ✦

مسیحی بھائیو ہم جو بادشاہ کے قاصد ہیں چاہئیکہ کوشش کرکے نالایق لوگوں کو بادشاہ کے گھر میں لے آویں۔ جہاں بادشاہ کیطرف سے انکو پوشاک مل جاویگی اور پھر وے لائق ہو جاوینگے ✦

آؤ ہم سب مل کے کوشش کریں کہ یہہ لوگ بادشاہ کی ضیافت میں شامل ہو جاویں ؛

راقم نارووالیہ

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

جوکہ جناب مولو[illegible]دین صاحب نے ایک سوال مطبوعہ ۴ جون ۱۸۹۱ء کو علماء اہل اسلام سے کیا ہے۔ کہ وہ

کرنے ایت قرآن میں ہے۔ جو کذب مطلق کی ممانعت کرتی ہو جسکی روسے ہر قسم کا جھوٹ بولنا منع ہو۔ اور آخر ش وے اسپر ختم کرتے ہیں۔ کہ ایسے سوال کا جواب دینا ہم مسیحیوں کا کام نہیں ہے۔ بلکہ اہل اسلام کا ذمہ ہے۔ سچ ہے۔ ذمہ تو علماء اہل اسلام کا ہی ہے۔ لیکن جب ہم بھی اس سوال پر غور کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے علماء تو کیا جواب دینگے۔ عرب کے علما بھی تو جواب نہ دیسکینگے۔ وجہ یہہ ہے کہ جب قرآن ہی میں محمدیوں کا خدا پکار پکار کہہ رہا ہے کہ بدی و نیکی کا بانی میں ہوں۔ اور سب کچھ میرے ہی طرف سے ہے۔ تو زنا دیں پھر وہ ایسی تعلیم جسمیں کہ کذب مطلق کی ممانعت ہو کب دیسکتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا کرے تو خدا صادق ہو نہیں سکتا۔ اور محمدیوں کے خدا کے جوہر قرآن سے اظہر من الشمس ہیں۔ چنانچہ سورہ بقر میں لکھا ہے ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم۔ ترجمہ مہر کی اللہ نے اوپر دلوں انکے کے اور اوپر کانوں انکے کے اور اوپر آنکھوں انکی کے پردہ ہے۔ اور واسطے انکے ہے عذاب بڑا +

دوییم۔ پھر سورہ قصص میں لکھا ہے۔ انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء۔ ترجمہ تحقیق تو نہیں ہدایت کرتا جسکو چاہے۔ ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے +

پھر سورہ الذمر ۲۳ سپارہ میں لکھا ہے۔ ذالک ھدی اللہ یہدی بہ من یشاء ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد۔ ترجمہ یہہ ہدایت اللہ کی ہدایت کرتا ہے ساتھ اسکے جسکو چاہے۔ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا +

اور پھر اسی سورہ میں لکھا ہے۔ ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد۔ اور جسکو گمراہ کرے اللہ۔ نہیں واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا +

۲۶ سپارہ سورہ محمد میں یوں لکھا ہے۔ اولٰئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمیٰ ابصارہم۔ ترجمہ یہہ لوگ ہیں کہ لعنت کی ہے انکو اللہ نے۔ پس بہرا کردیا انکو۔ اور اندھا کردیا آنکھوں انکی۔ پھر سورہ فتح میں ہے۔ وللہ ملک السمٰوات والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وکان اللہ غفوراً رحیماً۔ ترجمہ اللہ ہی کی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ بخشتا ہے واسطے جسکے چاہے۔ اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہے +

ای ناظرین نور افشاں ثبوت تو بہت ہیں مگر طوالت کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ عقلمند کو اتنے ہی ثبوت کافی ہیں جو زیادہ دیکھنے چاہتا ہے قرآن کا مطالعہ کرے مثل مشہور ہے "عیاں را چہ بیاں" پس جب محمدیوں کا خدا ہی شر کا بانی ہے۔ تو کون محمدی علما جواب دیسکتا ہے۔ اور اگر کوئی تند مزاج کم فہم بول بھی اُٹھے تو سوائے رسوائی کے کیا حاصل کریگا۔ اور حضرت شیخ سعدی صاحب بھی یوں فرماتے ہیں۔ جو کہ ایک بڑے محدث کے فرزند تھے۔ کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ بس اب ختم ہے۔ بقول شاعر۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ای محمدی علماء میں آپ کو برادرانہ صلاح دیتا ہوں۔ کہ زندگی مسیح مصلوب کے پاس ہے جو زندہ ہے۔ اور وہی پکار پکار کہتا ہے "ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا +

انجیل متی باب ۱۱۔ آیت ۲۸۔

راقم آپ کا خیر خواہ

یعقوب مسیح از مقام

روڑکی

انتخاب اخبارات

انڈین ڈیلی نیوز کو شکایت ہے کہ انگریزی میم صاحبات کہ جو خود اپنا سودا بازار میں خرید کرنے جاتی ہیں کلکتہ کے مسلمان سوداگر بہت دق کرتے ہیں اگر منہہ مانگے دام دینے سے یہہ شریف عورتیں انکار کرتی ہیں تو پھر اسوقت دوکاندار انکو گالیاں دینا شروع کرتا ہے۔ یہہ سمجھکر کہ یہہ عورتیں ہندوستانی زبان سے واقف نہیں ہیں دوکاندار مغلظات گالیاں دیتے ہیں اسکے واسطے انڈین ڈیلی نیوز دریافت کرتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔ ہم اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ ایسوں کی سزا ہونی چاہئے۔ خواہ انگریز ہو یا ہندوستانی جو بے مدد عورتوں کی اہانت کرے جو اپنے سر بازار آوازے کسے۔ اور گالیاں دے اسکے واسطے ضرور جوتے کی ٹھوکر علاج ہے۔ مگر اس برتاؤ سے ہم تعجب کرتے ہیں کہ ڈیلی نیوز نے یہہ کیونکر سمجھ لیا کہ اس میں ہندوستانیوں کو خوشی نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ ہندوستانی باعزت شریف ان ملعونوں کی حد درجہ ملامت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی شریف کسی بدمعاش کو کسی عورت کو چھیڑتے دیکھتا ہے تو خود اسکی ملامت کرنے کو تیار رہتا ہے۔ یہہ ہندوستانیوں کا قدرتی خاصہ ہے بدمعاشوں کا ذکر نہیں ہے۔ کہ جنکی ہندوستانیوں یا انگریزوں میں کہیں کمی نہیں ہے +

ضلع وزیگاپٹم مدراس پریذیڈنسی میں پہاڑی فرقوں اور پولیس میں فساد ہوا۔ پولیس سٹیشن کو لوٹ کر زمین دوز کر دیا گیا۔ تین پولیس مین مارے گئے۔ حکام ضلع اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس موقع پر گئے ہیں کہتے ہیں کہ پولیس اور اُن لوگوں میں کچھ دشمنی تھی

سفیر دکن - نامہ نگار ڈیلی نیوز حیدرآباد سے لکھتا ہی کہ خاص شہر میں یہہ افواہ مشہور ہو رہی ہی کہ عالیجناب نواب مدارالمہام بہادر معزز عہدہ داران ریاست کے باہمی نفاق و عداوت سے بیدل اور ایک گونہ غمگین معلوم ہوتے ہیں - اور اگر محتشم الیہ عہدہ وزارت سے دست بردار ہونگے تو عہدہ وزارت نواب وقارالامرا بہادر کو تفویض ہوگا - ہمارے نزدیک کوئی ہی وزیر ہو لیکن نسے عمدہ نہیں ہوسکتا +

دکن ٹائیمس گورنمنٹ نظام کو متوجہ کرتا ہی - کہ ڈیلی نیوز جو انتظام و دیگر امور ریاست پر پے در پے لکھ رہا ہی اگر وہ درحقیقت سچ لکھتا ہی تو گورنمنٹ کو اُسکا انتظام کرنا چاہئے - اور ایسا موقع نہ دیا جاوے کہ وہ آیندہ اس زور شور سے لکھ سکے - اور اگر اُسکی تحریرات بیجا اور مخالفت پر مبنی ہیں - تو اُنکا تدارک مناسب کرنا چاہئے - کہ وہ پبلک کو ریاست کے انتظام کیطرف سے مغالطہ میں نہ ڈالے +

لکھنو کا اخبار مہذب لکھتا ہی کہ "۴ جون وقت ۷ بجے شام ایک جلسہ انجمن حجۃ الاسلام کی طرف سے کلکتہ کے ماخوذ مسلمانوں کے لئے چندہ جمع کرنے کو منعقد ہوا تھا - قریب ایک ہزار کے مسلمان جمع تھے - شاہ عبداللطیف صاحب صدر نشین تھے - حاجی ریاض الدین احمد و مولوی ہدایت رسول صاحب وغیرہ نے پُرتاثیر تقریریں کیں کسی قدر چندہ وصول ہوا اور تجویز ہوئی کہ چندہ کی کارروائی جاری رہے - وائسرائے کو رحم کی درخواست اور قاسم عارف سورتی صاحب کے شکریہ کے رزولیوشن پاس ہوئے" +

سررشتہ تعلیم ممالک ہذا کو مبارک بادی نہیں دیجاسکتی ہی کہ اُسنے وہ امداد موقوف کی جو انگریزی سکولوں کو دیجاتی تھی جو مختلف مقامات ایسٹ انڈیا ریلوے پر ریلوے ملازموں کے بچوں کی تعلیم کے لئے ملتی تھی - یہہ کفایت بہت ہی خفیف ہی - اسقدر نہیں ہی کہ صوبہ کے خزانہ پر اسکا اثر ہوگا +

آسٹریلیا کا ایک شخص جو بوتلیں گھر گھر خریدا کرتا تھا حال میں اسکو ستر ہزار ترکہ ملا ہی اس کا نام ہنری مارٹل تھا - یہہ بلارٹ کا باشندہ تھا - اور ۲۲ اپریل کو عجب طرح سے اپنی خوش قسمتی پر واقف ہوا - اس نے ایک ایک دوکان پر اپنے بچہ کو بھیجا کہ چربی کی بتی خرید لائے - یہہ چربی کی بتی اخبار ریچ کے پرچہ میں لپٹی ہوئی تھی - جب لڑکی اسکو گھر پر لائی تو مارٹل نے بتی شمعدان پر لگائی اور کاغذ پڑھنے لگا - دیکھا تو ایک اشتہار ہی اور اُس میں سترہ ہزار پونڈ ترکہ مجھکو ملا ہی - لوتل جمع کرنیوالا چاہتا تھا کہ کچھ روپیہ کمیشن سے ملا تھا جنہوں نے ۱۸۹۱ء یعنی سو برس ہوئے قضا کی تھی اشتہار میں ہی کیفیت درج تھی - پس یہہ لنڈن کو آیا دعویٰ کیا اسکو قبل از ۳۰ - اگست روپیہ ملنے والا ہی + سفیر ہند

پنجاب کے پاگل خانوں کی رپورٹ بابت ۱۸۹۰ء شایع ہوگئی ہی - اس صوبہ میں دو پاگل خانے لاہور اور دہلی میں ہیں - سال کے اخیر میں ہر دو جگہوں میں ۴۹۱ - بیکس اور قابل رحم شخص بند تھے - یہہ حیرت اور افسوس کے ساتھ پڑھا جائیگا کہ اُنمیں سے ۴۳ بھنگ کے پینے سے ۱۴ چرس کے پینے سے - ۱۰ گانجہ کے استعمال سے اور دس ہی شراب نوشی کے نتایج سے اس حالت کو پہنچے ہیں - یہہ اعداد ہیں کہ جنکو دیکھکر ملک کے ہر بھلائی چاہنے والے کے اندر نشی چیزوں سے نفرت اور اُنکے پنجہ سے لوگوں کو چھوڑانے کی خواہش پیدا ہونی چاہئے +

کونسل رامپور نے دو مہینے کی مہلت قاتلان جنرل اعظم الدین کے گرفتار کرنے کے لئے گورنمنٹ ممالک شمال و مغرب سے چاہی ہی اور ۲۹ مئی کو ایک عام جلسہ میں پریسیڈنٹ کونسل نے تمام اہلکاران ریاست کو توجہہ دلائی ہی کہ میعاد مہلت کے ختم ہونے سے پہلے مقدمہ برآمد کرانا چاہئے ورنہ کیا معلوم کیا کیا خرابیاں پیش آوینگی - اور یہہ بھی ظاہر کیا ہی کہ عدم ثبوت مقدمہ کی حالت میں جو وہ اہلکاران رامپور کا کوئی حق حقوق ریاست میں باقی نہ رہیگا - دیکھئے اسکا کیا اثر ہوتا ہی +

کلکتہ کے سیام بازار کے مقدمہ میں جو بنگالی موقعہ پر موجود تھے اُنکے اظہار لئے گئے تو انہوں نے اقبال کیا - کہ جب ہم نے یہہ حالت دیکھی تو خوف کے مارے اپنے گھروں کو بھاگ گئے اور جبتک کہ امن نہ ہوا گھر سے باہر نہیں نکلے (بنگالیوں کی بہادری تو مشہور ہی) اسلئے کچھ حال بیان نہیں کر سکتے مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہی - اور جائے متنازعہ ایک مسلمان نے ساڑھے چار سو کو خرید کر وقف کردی +

۲۹ - مئی بروز جمعہ صبح کے وقت نواب پریسیڈنٹ بہادر نے اپنے دولتخانے پر دربار عام فرمایا اور قاتلان جنرل اعظم الدین خان صاحب مرحوم کا سراغ نہ ملنے سے نہایت افسوس ظاہر کیا - اور فرمایا کہ اگر دو ماہ کے عرصہ میں ان بدمعاشوں کا سراغ نہ ملا تو داغ بدنامی ہمیشہ کے لئے نامہ اعمال میں رہیگا - اور گورنمنٹ انگلشیہ ہم کو نالایق تصور کرکے بطور خود انتظام کرلیگی - کیا عمدہ ہوتا اگر میعاد کے اندر ہی بدمعاش گرفتار ہو جاتے اور انتظامی گروہ نیکنامی حاصل کرتا اور سراغ رسان [illegible] و انعام کی جسمیں اُنہوں نے بھی اضافہ فرمانے کا ارادہ کیا ہی پاتا دیکھا چاہئے کہ اس کا اثر رامپوری افسروں اور پبلک پر کیا پڑتا ہی - اور وہ اس بارے میں کہانتک کوشش کرتے ہیں +

بعض اخبارات نے یہہ غلط افواہ اُڑادی ہی کہ نوجوان نواب صاحب بہادر رامپور جنرل صاحب سے ناراض تھے افسوس اُنکو یہہ نہیں معلوم کہ اگر ایسا ہوتا تو نواب صاحب بہادر اُنکے اعزا کی اسقدر تنخواہ جسقدر جنرل صاحب مرحوم پاتے تھے کیوں مقرر فرماتے - انعام جیب خاص سے کیوں عطا کرتے - اور اس قسم کا خط مرحوم کے برادر اصغر جناب صاحبزادہ حمیدالظفر خان صاحب بہادر کے نام کیوں روانہ فرماتے - جو اقتباس میں درج ہی - ایک اخبار لکھتا ہی کہ جسوقت

اس قتل کی خبر نواب صاحب بہادر کو نینی تال میں پہنچی۔ ہائے چچا! ہائے چچا!! کر کے بہت روئے ✣ اڈین گرنیک

بنارس کا اخبار لکھتا ہو کہ تمام شہر میں یہہ افواہ اڑ رہی ہو کہ مرزا پور میں بلوا ہوا ہو۔ خزانہ سرکاری کو بلوائیوں نے لوٹ لیا ہو یہاں سے فوج روانہ ہوئی ہو۔ لیکن اصل میں یہہ بات ہو کہ ۲ جون کو بنارس سے کچھ پولیس کے سپاہی مرزا پور کو اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ وہاں کسی مندر کی بابت فریقین میں تنازعہ تھا۔ اس لئے مجسٹریٹ صاحب نے احتیاطاً کچھ پولیس طلب کی تھی۔ بلوہ وغیرہ کچھہ نہیں ہوا۔ بلکہ مرزا پور کے مجسٹریٹ صاحب نے فریقین کو سمجھا بجھا کر جھگڑا مٹا دیا ✣

اجی یہہ بھی آپ نے سُنا کہ شہر پونا میں ایک ہندو دیسی وکیل صاحب عدالت۔ رات کو چوری کرتے اور تالا توڑتے ہوئے پکڑے گئے۔ اور اسقدر پٹے کہ ساری تعزیرات ہند بھول گئے۔ وکیل صاحب ہیں خوش نصیب۔ کیونکہ انکو اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے وکیل کرنا نہ پڑیگا خود ہی چور خود ہی پیروکار ✣

۲۸۔ مئی کو راجہ جہانداد خان صاحب خان بہادر چیف آف گکھڑز کیانی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم کی چھوٹی رانی صاحبہ نے اپنے اکلوتے بیٹے محمد شہریار کی تولد کی خوشی میں اپنے دولتخانہ پر شہر جہلم کی یورپین افسروں کی میم صاحبات کو ایک نہایت عمدہ دعوت دی۔ مہمانوں کے نام یہہ ہیں: مسز بارتھالیمو۔ مسز ڈیکوریسی۔ مسز میکڈاول۔ مسز فالیف۔ مسز جانسن ایم ڈی۔ مس گارڈن۔ مس میکلوڈ۔ اور مس مورن۔ راجہ صاحب کی تینوں بیویوں نے صحن خانہ تک جو بکلف ایرانی قالینوں سے سجایا گیا تھا اپنے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور کھانا تناول کرنے سے پہلے چھوٹی رانی صاحبہ کے جو بارک زئی خاندان کی ایک معزز رکن کی بیٹی ہیں (کہ جنکے تعلقات امیر عبدالرحمن خان حکمران حال سے بہت قریبی ہیں) فارسی میں ایک نظم پڑھکر اپنے مہمانوں کو محظوظ کیا۔ اسکے بعد میزبان لیڈیوں نے اپنے معزز مہمانوں کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھایا۔ کہ جسمیں انگریزی اور دیسی طرز کے کھانے موجود تھے۔ بعض میم صاحبات نے بعض دیسی کھانوں سے بہت رغبت ظاہر کی۔ اور بیان کیا گیا ہو کہ جس خوبصورتی کے ساتھ یہہ معتقد دیسی لیڈیاں اپنے یورپین مہمانوں سے پیش آئی ہیں وہ ہمارے ملک کے معزز طبقہ کی پردہ دار لیڈیوں کی یورپین لیڈیوں سے سوشل تعلقات پیدا کرنے کے لئے ایک نہایت نیک فال ہو۔ جب کھانے سے فرغت ہو چکیں تو راجہ صاحب بھی اس کمرہ میں گئے جہاں مہمان تھے اور انکو مخاطب کر کے ایک برجستہ اور موثر تقریر میں حاکم اور محکوم کے تعلقات زیادہ قریب ہونے کے برکات کو مدنظر رکھکر اپنے معزز مہمانوں کا اس پہلی مثال قایم کرنے کے لئے کہ جسکی نظیر اس صوبہ کی تاریخ میں پہلے موجود نہیں شکریہ ادا کیا۔ اور بیان کیا کہ میں آج جسقدر فخر کروں زیبا ہو۔ کیونکہ آج آپ ایک گکھڑ کے گھر میں مہمان ہیں کہ جسکی قوم قدیم الایام سے مہمان نوازی میں مشہور ہو۔ اور حضور قیصر ہند کے پُرامن عہد حکومت کا شکریہ ادا کر کے تقریر ختم کی۔ اسکے جواب میں مسز بارتھالیمو (صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم کی میم صاحبہ) نے چند فقرات میں شکریہ ادا کیا کہ آج کی شام ہم نے آپکے کنبہ میں نہایت فرحت سے بسر کی ہو۔ اور یہہ بھی کہا کہ اُمید ہو کہ آپ بھی پھر کسی وقت ہماری دعوت منظور فرمائینگے۔ اس کے بعد مہمانوں کو آتشبازی کا تماشا دکھلا کر رخصت کیا گیا۔ ہم راجہ صاحب کی اس نیک مثال کی تقلید کیطرف دیگر رؤسا کو بھی متوجہ کرتے ہیں ✣

سفیر ہند لکھتا ہو کہ " تمام سلطنت برطانیہ میں پچھلے چند ہفتوں سے مصنوعی پوسٹل منی آرڈر کثرت سے جاری ہیں۔ پولیس نے ایک لڑکے کو گرفتار کیا ہو جو ان جعلی منی آرڈروں کو جاری کرتا ہوا پایا گیا ✣

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

---

۳ جون کو خزانہ امریکہ نے ۱۳ لاکھ ۲۰ ہزار اونس چاندی خریدی ✣

آیرلینڈ کی اندرونی حالت مضبوط انتظام گورنمنٹی سے سُدھر گئی ہو۔ فسادوں کا زور جاتا رہا۔ مفسدوں پر قانونی دباؤ غالب آیا ہو ✣

موضع لایل (امریکہ) تمام دکمال جل گیا ڈیڑھ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا ✣

انگلستان میں بیان ہوا کہ تین اسلامی مسجدیں ہیں ✣

لنڈن میں کمتی فوج کے افسران کے لئے تماکو کا استعمال حکماً رو کا گیا ✣

سفیر روس نے سلطان روم کو سخت ہتک آمیز چٹھی کا خط لکھا ہو۔ سلطان رنجیدہ ہیں ✣

گورنمنٹ چین نے حکم دیا ہو کہ عورتیں عوام میں نہ جائیں نہ عوام میں گائیں اور نہ علانیہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے جوانوں کو جوش پیدا ہو ✣

رعایائے جرمنی کہتی ہو کہ شہنشاہ خواہ مخواہ ذلیل ہو کر ملک کی ہتک کراتے ہیں ✣

ایک سمرقندی حجام کابل میں روسی جاسوس کے شبہ میں گرفتار ہوا ✣

سرحد پر خان نواگی نے فتح پاکر شکست کھائی مہتر چترال اسکی مدد کریگا۔ ان لڑائیوں میں بہت لوگ قتل ہوئے۔ شاہ چترال نے بھی بہت فوج بھیجی ہو۔ خان نواگی کا طرفدار امیر کابل ہو۔ عمرا خان کا تکیہ ذاتی بہادری ہو ✣

شہنشاہ جرمنی ۴ جون کو لنڈن میں آنیوالے تھے

اسٹریلیا میں ایک جنگلی لڑکا گرفتار کیا گیا ہو۔ اسکے تمام بدن میں چار انچ لمبے بال ہیں اور سر کے بال ۴ فیٹ کے ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں کے ناخن پانچ پانچ انچ لمبے ہیں + سفیر ہند

میڈوم (مصر) میں ایک بحر وطی مندر زمین سے کھودا گیا۔ یہہ مندر حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے ۴۰۰۰ برس پہلے کا ہی +

مقدمہ منی پور میں سیناپتی پر فرد جرم لگایا گیا ہی + عام

کلکتہ میں قانون ہمبستری کے خلاف میموریل بھیجنے کا ارادہ ملتوی ہوا +

ہانگ کانگ (چین) کے لئے ہندوستان سے ۱۰۱۲ سپاہ بھرتی ہوگی۔ یہہ پنجابی مسلمان ہونگے تنخواہ وغیرہ معقول ہوگی +

امیر کابل کے لئے ولایتی سامان ۳۰ بابوؤں پر لادکر پشاور سے گیا +

اخبار ٹریبیون لاہور پر مقدمہ لائیبل مسٹر وارٹن بھر وائر ہوا۔ تاریخ پیشی ۸ جولائی ہی۔ مالک خالصہ وایڈیٹر بنگالی کے نام سمن گئے +

نارمل سکولوں پنجاب زمینداری کورس میں زراعت اضافہ کی گئی +

کلکتہ کی تجارت انگلستان سے تنزل پر ہو۔ جرمنی سے ترقی پر +

سرحد کوہ سیاہ پر ہاشم خان کا فرقہ خان خیل ہی اطاعت سے منحرف ہی +

بیان ہوا کہ گورنمنٹ ہند امیر کابل کا وظیفہ زیادہ کریگی +

قلمرو نظام میں دو گورہ فوجی افسر شکار کھیلتے ہوئے دیہاتیوں نے زخمی کئے +

ولایت حسین ہیڈ رجسٹری کو بجرم دغا و دروغ ۹ ماہ قید سخت ہوئی +

فساد مسجد کلکتہ کے مجرموں کے لئے لکھنؤ کانپور میں چندہ کھولا ہی +

جیلخانہ احمدآباد سے ۹ خونی قیدی فرار ہوئے۔ تعاقب کیا گیا۔ ۵ گولی سے مارے گئے ایک زخمی ہوا۔ باقی تینوں پکڑے گئے +

چکراتہ میں فوجی گوروں میں باہم جنگ ہوئی ایک قتل ۲ مجروح ہوئے ہیں +

موسم گرما میں تمام دیسی سپاہ کو چار وردی مفت ملا کریگی +

مرادآباد میں ایک وردی نے گرم گفتگو میں ایک کنسٹبل کو خنجر سے ماردیا +

حیدرآباد کا بلیڈر واحد علی خوف مقدمہ قتل سے فرنچ علاقہ کو بھاگ گیا +

مرزاپور سے ایک مندر کی نسبت ہنگامہ کے خوف کی خبر آئی ہی +

ڈھاکہ میں ایک کشتی محمولہ ۲۰ آدمی پر بجلی گری۔ سب کے سب مرگئے +

حیدرآباد میں محرران مردم شماری نے اتفاق سے کام بند کردیا +

برہما میں حکم ہوا کہ کوئی سرکاری ملازم مقروض نہ ہوا کرے +

مرحوم نواب مرشدآباد اور انکی دختر کی لاشیں دفن کرنیکو کربلا بھیجی گئیں +

دہلی ۴ جون کو بلیماران میں پرچی کی دوکان میں چیڑ کے تختوں میں آگ لگی پولیس نے بڑی کوشش سے بجھا کر آگ کو فرو کیا۔ قریب ایک ہزار روپیہ کے نقصان ہوا +

جامع مسجد کے قریب بسنے والوں میں (جو گندم کی مزدوری کرتے ہیں) پولیس کے ملازمین سے خوب لکڑی چلی پولیس میں کھلی کرتھے +

فیروزپور دہلی دروازہ کے قریب منشی غلام محمد خان صاحب پریزیڈنٹ کے مکان پر بجلی گرنے سے بڑا نقصان ہوا۔ ایک جوان آدمی بالکل بیہوش ہوگیا +

بنگلور میں فوجی سپاہیوں اور شہر کے مسلمانوں کے درمیان خونخوار فساد ہوا +

احمدآباد کے برہمنوں نے آپسمیں اس بات پر اتفاق کرلیا ہی کہ کوئی لڑکی ۱۲ برس کی عمر سے اول نہ بیاہی جائے +

انبالہ میں ایک شخص نے اپنی چودہ سالہ لڑکی کی شادی ۴ ہزار روپیہ لیکر پچاس سالہ مرد کے ساتھکردی اسکے ایک رشتہ دار نے صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک عرضی بجرم بردہ فروشی دعرماری اب تحقیقات ہورہی ہی +

کوہاٹ میں اجرت دیکر دو ارب ٹڈیاں ہلاک کرائی گئیں +

دربار بڑودہ نے شہر کی نالیوں کے بنوانے کیواسطے ۱۸ لاکھ کی منظوری دی ہی +

رنگون میں ایک تعلیم یافتہ لڑکی نے ایک اخبار جاری کیا ہی جسکا نام بشی پولیس ہی +

سرحد میراں زئی پر انگریزی علاقہ کی حدبندی فوسپاہی کرتے ہیں +

پچھلے سال انکم ٹیکس بمبئی سے ۴۴۴۳۶۳۴ روپیہ وصول ہوا +

روس اور روم کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں نتیجہ پُر خوف ہی +

امریکہ میں عورتیں بھی اب مجسٹریٹ مقرر ہونے لگیں +

بقیہ مولود مقدس

یہہ کہکے جبرئیل گیا سوئے آسماں   مریم ہوئی عنایت ایزد سے شاد ماں
یوسف کے ساتھ بیت لحم کو ہوئی رواں   جیسا کہ ہوچکا ہی ابھی پیشتر بیاں۔

قیصر کا حکم عام تھا جانے کے واسطے۔
یہہ بھی گئے تھے نام لکھانے کے واسطے

بیت اللحم میں مجمع مردم تھا اس قدر   انکو جگہہ ملی نہ سرا میں بھی ہاتھ بھر
پیدا کئے ہیں جس نے زمین دشت و بحر و بر   اُس کا ہوا یہ حال تعجب ہی سر بسر

پر اس سے ایک راز عیاں خلق پر ہوا۔
کس درجہ پست حال خدا کا پسر ہوا

چاہا خدا نے کار نجات اب شروع ہو   جو واقعہ ہی ہونے کو واقع وقوع ہو
کفارۂ گناہ ہو خلقت رجوع ہو۔   دنیا میں آفتاب صداقت طلوع ہو

صلح و سلامتی ہو زمین و زمان میں
عمانوئیل راج کرے کل جہان میں

جتنے کہ برگزیدۂ رب جلیل ہیں   شیطاں کے بس میں پڑ کے نہایت ذلیل ہیں
بیمار غم گناہ کے تپ سے علیل ہیں   شیطانی خو جیں اُنکے دلوں پر دخیل ہیں

وہ سب کے سب قیود الم سے رہائی پائیں
چنگے ہوں درد و جرم و خطا کی دوائی پائیں

عورت کی نسل عدن میں جسکو کہا گیا   موسیٰ نے جسکو ایک نبی کا لقب دیا
کہنا ہی بادشہ جسے داؤد بادشا۔   کاہن کا بھی خطاب جسے پیشتر ملا ؛

مرد آشنائے رنج و الم جس کا نام ہی
قادر خدا نجات دہ خاص و عام ہی۔

پیدا ہوا وہ بیت لحم کی سرا میں آج   شادی کی دھوم کیوں نہ ہو ارض و سما میں آج
کیوں سانپ مبتلا نہ ہو بھاری بلا میں آج   ہوتا ہی میل خلق اور اُسکے خدا میں آج

اب برگزیدہ ہاتھ نہ شیطان کے آئینگے۔
پئے نجات بخش کے قدموں میں جائینگے

پیدا ہوا کلام سخن آفریں مسیح   پیدا ہوا زبان و دہن آفریں مسیح
پیدا ہوا زمین و زمن آفریں مسیح   پیدا ہوا ریاض و چمن آفریں مسیح

پیدا ہوا جو ساتھ خدا کے ازل سے تھا
ممتاز و بنے ہاتھ خدا کے ازل سے تھا

پیدا ہوا خدیو زماں خسرو جہاں   کاہن نبی و بادشہ برگزیدگاں ؛
پیدا ہوا وہ مالک جان و تن و رواں   عمانوئیل ساتھ ہمارے خدا ہی ہاں

شخصیت ایک ماہیتیں دو ہیں آپ میں
انسان ہو کے ہم میں خدا ہو کے باپ میں

انسان اس لئے کہ مصیبت اُٹھا سکے   جو کچھ کہ ہو گناہ کی پاداش پا سکے ؛
مصلوب ہو کے خون وہ اپنا بہا سکے   عورت کی نسل رحم میں مریم کے آسکے

ہو تابع شریعت پروردگار خلق
سر پر اُٹھائے اپنے گناہوں کا بار خلق

لعنت کی موت مر کے سزائے گناہ پائے   جتنے ہیں خون خریدہ انہیں موت سے بچائے
مدفون ہو کے قبر کی تاریکی سے چھڑائے   ہاں تین روز عالم ارواح میں بھی جائے

انسانیت ضرور تھی اس کام کے لئے۔
کفارہ گنہ کے سرانجام کے لئے۔

پھر اس لئے کہ موت کو ہستی نگل سکے   نخل صلیب سے ثمر زیست پھل سکے
ہاں زندہ ہو کے قبر سے عیسیٰ نکل سکے   شیطاں کا داؤ تا دم آخر نہ چل سکے

لازم تھا یوں کہ قادر مطلق مسیح ہو ؛
زندہ خدائے پاک ہو برحق مسیح ہو

ممکن نہ تھا کہ ہو فقط انسان سے وہ کام   ٹھہرا تھا جو نجات کے بارہ میں انتظام
رہ جاتی یوں حقیقت کفارہ ناتمام۔   لیکن الوہیت نے کیا اس کا انصرام

کامل ہر ایک کام کو عیسیٰ نے کر دیا۔
کل کوڑی کوڑی قرض مسیحا نے بھر دیا

اے مالک نجات مسیحا سلام ہے۔   مختار کائنات مسیحا سلام ہے
کر تجھ پر التفات مسیحا سلام ہے   باقی ہی تیری ذات مسیحا سلام ہے۔

ہی واجب الوجود کہ ایجاب بندگی
مجرا سلام کورنش آداب بندگی ؛

جب پورے آٹھ دن کا ہوا ابن کردگار   ماں باپ اسکو لے گئے ہیکل میں پہلی بار
تھا اس جگہہ مقیم جو شمعون راستکار   یعقوب کی نجات کا کرتا تھا انتظار ؛

ہاتھوں پر اُسنے ابن خدا کو اُٹھا لیا
تعظیم رب کے واسطے سر کو جھکا لیا ؛

(باقی آیندہ)

رویداد جلسہ خاص ملتوی شدہ

۱۶ مارچ ۱۸۹۱ء

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ پریذیڈنٹ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب منشی رحیم بخش صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ چودھری کندن سنگھ صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب ساہوکار ممبران

واقع ۲۳۔ مارچ ۱۸۹۱ء

نمبر ۱۔ چٹھی صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نمبر ۳۴۳ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۰ء بنامی صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر مشعر دریافت اسکے کہ آیا ممکن ہے کمیٹی لودیانہ بھی مثل کمیٹی سیالکوٹ کے اندازہ فیس منظور کرے مع فہرست مرتبہ دفتر دربارہ شرح فیس میلہ روشنی جو لودیانہ میں مزار حضرت پیران پیر پر منعقد ہوتا ہے۔ **تجویز** ہوئی کہ شرح فیس میلہ حسب ذیل منظور کیجائے

فہرست شرح فیس میلہ روشنی حضرت پیران پیر واقع اندر حدود میونسپلٹی لودیانہ

قسم دکان یا فروخت گاہ	قسم اول روپیہ	قسم اول آنہ	قسم دوم روپیہ	قسم دوم آنہ	قسم سوم روپیہ	قسم سوم آنہ	قسم چہارم روپیہ	قسم چہارم آنہ	کیفیت
شیرینی حلوا پوری کچوری بیچنے والا۔	للعہ	.	عمگ	.	عہ	.	.	/۸	
نان بائی۔	.	/۸	.	/۴	.	/۲	.	/۱	
ٹھنڈا پانی بیچنے والا۔	.	/۸	.	/۴					
گھسیارا۔	ے	.	عہ	/۸	.	/۱۲	.	/۶	
میوہ سبزی فروش۔	عہ	.	.	/۸	.	/۴	.	/۲	
سوڈا واٹر وغیرہ بیچنے والا۔	.	.	.	/۴	.	/۲	.	/۱	
بساطی اسباب ہر قسم بیچنے والا	ے	.	عہ	/۸	.	/۱۲	.	/۶	
نیچہ بند۔		/۸	.	/۴	.	/۲	.	/۱	
کانچ کی چوڑی بیچنے والا۔	عگ	.	عہ	.	.	/۸	.	/۴	
تماشا کرنے والا۔	عگا	.	عہ	.	.	/۸	.	۴	
دیگر دکانات۔	.	.	.	/۴	.	۲	.	/۱	

ضرورت

کانپور کرائسٹ چرچ ہائی سکول کی لوئر کلاسوں کے واسطے ایک انگریزی ٹیچر اور ایک فارسی خوان منشی کی جو خوشنویس بھی ہو ضرورت ہے۔ درخواست مع اسناد اور طلب تنخواہ جلد تر منیجر کرائسٹ چرچ ہائی سکول کانپور کے نام بھیجنا چاہئے ۔

لودیانہ

گذشتہ اشاعت میں جو ہم نے یہاں کے آریہ سماج کی متنزل حالت کی نسبت آریہ پترکا کے ایک نامہ نگار لودیانوی کے بیان کا خلاصہ تحریر کیا تھا۔ اسی اخبار میں لالہ امراؤ سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج لودیانہ نے اسکی تردید کی ہے جسکو ہم نے بغور پڑھا۔ اور اگر حقیقت میں سکرٹری صاحب کا بیان صحیح ہے تو نامہ نگار آریہ پترکا کے بیان کی صداقت ثبوت طلب ہے۔ بہرحال آئندہ کو ہم سماج مذکور کا حال دریافت کر کے مفصل لکھیں گے۔ لیکن فی الحال بافسوس اتنا لکھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ سماج کی اندرونی حالت میں کچھ نہ کچھ نقص ہوگا۔ کیونکہ معتبر ذریعہ سے سنا گیا کہ گذشتہ اتوار کو سماج میٹنگ میں (حالانکہ قریب اسی ممبروں ہیں) صرف چھ ممبر حاضر ہوئے ۔

اس سماج کے متعلق ایک اور تحریر بمراد اشاعت اخبار ہمارے پاس آئی ہے جسکو ہم آئندہ پرچہ میں شایع کرینگے سماج کی روبہ تنزل حالت معلوم کرنے پر ہم افسوس کرتے ہیں۔ اور اگر تحریر مذکورہ صحیح بیانات پر مبنی ہے تو بجز اس کے چارہ نہیں کہ یا تو اُن نقصوں کا تدارک کیا جائے یا سماج کالعدم ہو جائے ۔

جس حجام نام حاکم نے باغوائے دو عورتان مسلمان کوچہ لودیانہ سے ایک مسلمان کشمیری کے لڑکے کو چرایا تھا۔ اور وہ لڑکا خوش نصیبی سے پولیس کی کوشش و تلاش سے زندہ و صحیح سالم مل گیا۔ اور اُس بدبخت کو عدالت عالیہ سے ڈیڑھ سال قید اور پچاس روپیہ جرمانہ۔ اور اُن دو عورتوں کو جو باہم ماں بیٹی ہیں چار چار ماہ قید اور پچیس پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوا ۔

آجکل موسم بشدت گرم ہونے کے باعث شہر میں بخار اور درد چشم کی شکایت سنی جاتی ہے ۔

اس ہفتہ کی رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچی ہے کہ پیدایش ۲۰۔ اموات ۲۱ ۔

واسطے پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا ۔